Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ * ۲۱ تبلیغ ۱۳۵۷ہش * ۲۱ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۴۳

# اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱/۲ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

# سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ تاقیامت نوع انسانی کیلئے کامل ترین اسوۂ حسنہ ہے

## آپ نے تعلق باللہ، شفقت و ہمدردی، ہمت و شجاعت، رواداری، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے تحفظ کا عدیم المثال نمونہ پیش فرمایا

## یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر ربوہ میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ (۲۰ فروری ۱۹۷۸ء بروز دوشنبہ) آج مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں سرور کائنات امام المعصومین خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مطہرہ کا جو تاقیامت نوع انسانی کے لئے ہر جہت اور ہر لحاظ سے کامل ترین اسوۂ حسنہ ہے بابرکت و مقدس تذکرہ کیا گیا اور علمائے سلسلہ احمدیہ نے نہایت جامع اور پُر اثر انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال فضائل و مناقب پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ خدائے بزرگ و برتر کے بعد سب سے بلند اور ارفع مقام اور مرتبہ حضورؐ کو ہی حاصل ہوا اب آپؐ ہی خالق و مخلوق کے درمیان وہ واسطہ ہیں جن کی پیروی اور اتباع کے بغیر کوئی روحانی مقام انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ زندگی کے ہر حصہ اور ہر شعبہ کے لئے آپؐ کا خلق عظیم ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپؐ نے کریمانہ اخلاق، شفقت و ہمدردی، مذہبی آزادی، رواداری، دشمنوں سے حسن سلوک اور بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان کے حقوق کے قیام اور ان کے تحفظ کے لئے قرآن پاک کی جامع و مانع تعلیم کا جو عملی نمونہ زندگی بھر پیش فرمایا درحقیقت یہی وہ بنیاد ہے جس پر بعد میں دنیا کے مفکرین نے انسانی حقوق کو قائم کرنے کی کوششیں کیں۔ آج یو۔ این۔ او میں جو اصول وضع کئے جا رہے ہیں وہ بھی درحقیقت قرآنی تعلیم اور ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک و مطہر اسوۂ حسنہ کی ہی صدائے بازگشت ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد انک حمید مجید۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان جلسہ آج صبح ساڑھے نو بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام شروع ہوا۔ اس میں احباب اتنی کثرت سے شامل ہوئے کہ جگہ کی تنگی محسوس ہونے لگی چنانچہ انہیں سمٹ کر بیٹھنے کے لئے کہنا پڑا تاکہ مسجد کے باہر کھڑے ہونے والے احباب بھی اس میں سما سکیں۔ بارعایت پردہ خواتین کیلئے بیٹھنے کا انتظام بھی کیا گیا تھا چنانچہ خواتین بھی بکثرت اس میں شامل ہوئیں۔ ربوہ کے مختلف محلوں سے نوجوان اور بچے مختلف ٹولیوں کی صورت میں جھنڈے اور بینر اٹھائے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں درود و سلام پڑھتے ہوئے جوق در جوق جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے دوران بھی سامعین زیر لب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجتے رہے اور اس طرح اس مبارک جلسہ کی فضا روحانی برکات سے معمور رہی تقاریر کے دوران متعدد نعتیہ نظمیں بھی پڑھی جاتی رہیں۔

## کارروائی کا آغاز

مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی کی درخواست پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی زیر صدارت ساڑھے نو بجے صبح جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم مکرم حافظ عبدالوہاب صاحب بلتستانی نے کی بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ کلام کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

## غزوۂ احد میں رسول کریمؐ کا خلق عظیم

تلاوت و نظم کے بعد محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے غزوۂ احد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا اظہار کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ کس طرح اس غزوہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمت و شجاعت، عزم و ثابت قدمی، توکل علی اللہ، ضبط و صبر اور توحید کے لئے غیرت کا عدیم النظیر نمونہ دکھایا۔ آپ نے متعدد مثالیں دے کر بتایا کہ حضورؐ کے جلیل القدر صحابہؓ اور صحابیاتؓ نے بھی جاں نثاری اور فدائیت کے ایسے بیش قیمت نمونے پیش کئے جن کی تاریخ عالم میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ آخر میں آپ نے ایک عظیم عاشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا تحریر فرمودہ ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضورؑ نے اچھوتے رنگ میں اپنے آقا و مطاع کے کریمانہ اخلاق و کمالات کا ذکر فرمایا ہے۔

محترم میر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اوّل) نے اپنی ایک نعتیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظر میں

بعدہٗ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اپنا پُر اثر خطاب شروع فرمایا جس کا موضوع تھا "سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں" آپ نے فرمایا آج کا مبارک دن اس عظیم الشان تجلی کا ہمیں یاد دلاتا ہے جبکہ گھٹا ٹوپ ظلمت کے درمیان دنیا میں آفتاب صداقت کا طلوع ہوا یعنی سید المعصومین سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جماعت احمدیہ کے نزدیک آپؐ کا کیا مقام اور درجہ تھا؟ اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش
۲۱ فروری ۱۹۷۸ء

# اتباعِ رسولؐ اور اس کی بے اندازہ اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں، انہیں نیک کاموں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے منع کریں۔ اس فرض کی کما حقّہٗ ادائیگی کی وجہ سے ہی اُس نے انہیں بہترین اُمّت قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

لیکن لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرنا اور بدی سے روکنا اُس وقت ہی مفید ہو سکتا ہے جبکہ یہ فریضہ ادا کرنے والے خود بدیوں سے بچنے والے اور نیکیاں بجا لانے والے ہوں۔ اگر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والوں کا اپنا نمونہ ٹھیک نہ ہو تو پھر دوسرے لوگ ان کی اس تبلیغ کا کوئی اثر قبول نہ کریں گے۔ چنانچہ لوگوں کو نیکی کی طرف ہدایت کرنے اور بدیوں سے روکنے کے حکم میں یہ بات از خود شامل ہے کہ مومنوں کا اپنا عمل اور نمونہ اسلام کے عین مطابق ہونا چاہیئے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو پھر دوسروں کو نیکی کی طرف ہدایت کرنے اور برائیوں سے روکنے کا حکم سراسر بے معنی ٹھہرے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنوں کو جو اپنا نمونہ درست کئے بغیر دوسروں کو حق کی طرف بلانے کا شیوہ اختیار کرتے ہیں مخاطب کر کے انہیں متنبہ فرمایا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ (الصف آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک اُس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خود مومنوں کا اپنا عمل و کردار ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو کہ لوگ خود بخود اُن کی طرف کھنچے چلے آئیں۔ جب تک پیغامِ حق پہنچانے والوں کا اپنا نمونہ ٹھیک نہ ہو اُن کی تبلیغ اور وعظ و نصیحت کا دوسروں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

تبلیغ کے ضمن میں اس قرآنی ہدایت کی اہمیت کو سمجھنا اور اس پر صدق دل سے عمل پیرا ہونا فی زمانہ اس لئے از حد ضروری ہے کیونکہ ہر سال ماہ ربیع الاول میں محسن انسانیت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا چرچا تو بہت ہوتا ہے لیکن آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپؐ کی سیرت کی خود اپنی زندگیوں میں معمولی سے معمولی اور خفیف سے خفیف جھلک بھی پیش کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی اس لئے یہ تذکارِ مقدس خود اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی بے اثر اور بے نتیجہ رہتے ہیں بلکہ غیروں پر اس کا اُلٹا اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے تذکروں، وعظوں، تقریروں اور مقالوں کی فراوانی کے ضمن میں لکھا تھا:۔

"تقریباً چودہ سو برس ہوئے جب ایک خشک اور پتھریلی زمین میں اُن پڑھوں کے گھرانوں میں ایک ہستی ان اوصاف (اخلاقِ عالیہ اور اوصافِ حمیدہ) کے ساتھ ظاہر ہوئی تھی۔ چاند کی سالانہ گردش اس کی تاریخ ولادت کو پھر ایک بار دُہرا کر قریب لے آتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ چودہ سو برس کے بعد اُمّت کو اپنے ایمان سے کوئی مناسبت باقی رہ گئی ہے؟ سرسبز و شاداب ملکوں کے باشندوں، تعلیم یافتہ و شائستہ مسلمانوں کی زندگیوں میں اپنے سردار و پیشوا، ہادی و رہنما کی زندگی کا کوئی شائبہ بھی باقی رہ گیا ہے؟ جس پاک زندگی کے اوصاف اُوپر بیان ہوئے ہیں اس کا کوئی پرتو ہم اپنی ناپاک زندگیوں میں پاتے ہیں؟ ہماری شفقت و رحمت بھی ضرب المثل ہے؟ ہم بھی غریبوں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں؟ ہم غیروں کے دُکھ درد میں شریک ہوتے رہتے ہیں؟ ہم بھی اپنے اور غیروں کی غمخواری میں لگے رہتے ہیں؟ ہماری ذات بھی فقیروں اور ضعیفوں، یتیموں اور غلاموں کے لئے مرجع اُمید ہے؟ ہم کو بھی عفو و درگزر کی عادت ہے۔ ہم نے بھی اپنے حسنِ اخلاق سے کبھی دشمن کو دوست بنایا ہے؟ ہم نے بھی کسی بدی کی بیخ کنی کی ہے؟ ہم کو بھی کبھی بچھڑے ہوئے دلوں کے ملا دینے کی توفیق ہوئی ہے؟ ہم نے کبھی قوم و ملّت کی صلاح و فلاح کی خاطر گوشہ نشینی اختیار کی ہے؟ ہمیں بھی قومی اور شخصی زندگی کے سُدھارنے کا کوئی نسخہ ہاتھ آیا ہے؟"

(کتاب "سچی باتیں" از مولانا عبدالماجد دریابادی صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵)

مولانا عبدالماجد دریابادی کی اس دردمندانہ تحریر سے عیاں ہے کہ فی زمانہ محبت رسولؐ کے بلند بانگ دعاوی تو کئے جاتے ہیں اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے بھی بہت ہوتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی اختیار کر کے آپؐ کی سیرت طیبہ کی کوئی خفیف سے خفیف جھلک بھی خود اپنی زندگیوں میں پیش کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ اس کے بالکل اُلٹ نمونہ دعویداران محبت رسولؐ کی زندگیوں میں مشاہدہ کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۲۲) فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو اپنانے اور ہر معاملہ میں آپؐ کی پوری پوری پیروی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے لیکن فی زمانہ زبانوں پر بلند بانگ دعاوی کے باوجود زندگیوں میں کسی اور ہی نمونہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ قول و فعل کا یہ تضاد خود لوگوں کے اپنے لئے ہی انتہائی خسارہ کا باعث نہیں ہے بلکہ خود تبلیغ اسلام کی راہ میں ایک بہت بڑی روک ہے۔ دوسری اقوام جو اس سے تاثیر لیتی ہیں اور خود اسلام کے حق میں اس کے جو مضر اثرات ظاہر ہوتے ہیں مولانا عبدالماجد دریابادی نے اس پر بھی بہت مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"ہندو اور پارسی، عیسائی اور یہودی، سکھ اور جین تمام غیر مسلم قومیں جو آج ہمارے آقا و سردار کی زندگی سے واقف ہونا چاہتی ہیں ان میں سے کوئی قرآن کا مطالعہ نہیں کرتی، دفترِ احادیث کی ورق گردانی نہیں کرتی، سیرت و شمائلِ نبی پر عشاق کے قلم نے جو ضخیم مجلدات تیار کر دیئے ہیں اُن کی اُلٹ پلٹ کی فرصت نہیں رکھتی۔ وہ تو صرف ہماری زندگی کو دیکھتی ہے۔ اُمّت کی سیرت سے رسولؐ کی سیرت کا، پیرؤوں کے اخلاق سے امام کے اخلاق کا اندازہ لگاتی ہے۔ غیروں کی نگاہ میں اپنے محبوب آقا کو نیک نام یا (خدانخواستہ) بدنام کرنا اس وقت ہمارے اختیار میں ہے۔ پس اے بھائیو اور بزرگو، دوستو اور عزیزو! اپنی ناپاک زندگیوں سے اُس پاک زندگی میں داغ نہ لگاؤ اور کوشش کرو کہ اس پاک اوصاف، روشن و بے داغ زندگی کا کچھ ہلکا سا نمونہ تو ہماری اور تمہاری زندگیوں میں بھی نظر آنے لگے۔"

(کتاب "سچی باتیں" شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی صفحہ ۱۶)

اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کرنا اور آپؐ پر بکثرت درود بھیجنا از حد ضروری اور موجب خیر و برکت ہے لیکن اس خیر و برکت سے بہرہ ور ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی بھی اختیار کی جائے اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا کر اُس کی جھلک اپنی زندگیوں میں پیش کی جائے تا قول اور فعل میں پوری پوری مطابقت رونما ہو سکے اور یہ مطابقت غیر اقوام کے لئے حق کی طرف ہدایت کا موجب بن سکے۔ اتباعِ رسولؐ اور قول و فعل میں مطابقت کی بے انداز اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کرنے اور قول و فعل میں مطابقت پیدا کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے اور اس طریق کی بھی نشاندہی فرمائی ہے جس پر عمل کرنے سے قول و فعل میں حقیقی مطابقت پیدا ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء کو اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"راتوں کو اُٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی وہ پہلے کیا تھے؟ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے اُن کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اُسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اُٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کریگا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائیگا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔ خدا تعالیٰ سے نا امید مت ہو۔ ع بر کریماں کارہا دشوار نیست"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵)

# جماعت ہائے مغربی جرمنی کا تیسرا جلسۂ سالانہ

## محترم وکیل التبشیر صاحب کا ایک جلیل پیغام — علمی اور تربیتی تقاریر — تبلیغی سرگرمیوں کی بعض سلائیڈز کی نمائش

## غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں

مرتبہ مکرم بہادر خان صاحب لکھوکھر۔ نزیل ہمبرگ مغربی جرمنی

ماہ اکتوبر میں اخبار احمدیہ ہمبرگ کے ذریعہ یہ خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا تیسرا جلسہ سالانہ دسمبر کے آخر میں منعقد ہوگا ایک ماہ قبل اس جلسہ کی تاریخوں کا اعلان بھی کر دیا اور پھر پروگرام بھی بھجوا دیا گیا۔ یہ جماعت احمدیہ ہمبرگ کا تیسرا جلسہ سالانہ تھا جسے اب جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کے سالانہ اجلاس میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ مجھے اس سے قبل بھی دونوں جلسوں میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہا۔ میں نے اپنی تعطیلات جلسہ کے دنوں میں ہی لینے کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی جلسہ کی کارروائی ریکارڈ کرنے کی ذمہ داری مجھے ہی سونپی گئی تھی مگر اس دفعہ تو جلسے کا سماں ہی اور تھا۔ کیا پروگرام کے لحاظ سے اور کیا حاضری کے لحاظ سے اور کیا انتظامات کے لحاظ سے۔ اس دفعہ اس مسجد کی زندگی میں کسی جلسہ میں ریکارڈ حاضری تھی۔ یعنی 250 کے قریب احباب شامل ہوئے جن میں سے 30 کے قریب غیر از جماعت دوست بھی تھے احباب نے مسجد کے اندرونی حصہ کے علاوہ مسجد کے ہال اور دفتر میں بیٹھ کر جلسہ سنا۔ مستورات اور بچوں کے لئے مہمان خانہ کے دونوں کمروں میں انتظام کر دیا گیا۔

### جلسہ سالانہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کی تاریخوں کے اعلان کے ساتھ ہی انتظامات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی جس نے محترم امام حیدر علی صاحب ظفر کی سربراہی میں ہی جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس دفعہ حاضری کی زیادہ توقع تھی اور بیرونی جماعتوں سے مستورات کے آنے کی بھی اطلاعات تھیں۔ اس لئے مستورات کے لئے مہمان خانہ والے دو کمرے مخصوص کر دیئے گئے۔ اور ان میں سپیکر نصب کر دیئے گئے۔ اس ملک میں اتنے افراد کے لئے کھانا پکانا بھی کوئی آسان کام نہیں تھا۔ تاہم ایک احمدی دوست کے ذریعے ایک فرم کے کچن میں ہمارے احباب خود کھانا تیار کر کے لاتے رہے۔ رہائش کا مسئلہ بھی بہت نازک تھا۔ کچھ احباب تو مختلف احمدی بھائیوں کے پاس ٹھہرے البتہ کچھ افراد کے لئے مختلف ہوٹلوں میں انتظام کیا گیا تھا۔ ہمبرگ کے احباب تو کئی دنوں سے اس کے انتظامات میں مصروف تھے۔ اور اپنے باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے چشم براہ تھے۔ بیرونی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب جوق در جوق ۲۳ر دسمبر کو ہی مسجد فضل عمر ہمبرگ میں پہنچنے شروع ہو گئے۔ مغربی جرمنی میں ۲۴ر دسمبر کو خراب موسم یعنی آندھی بھی احمدیت کے ان پروانوں کا راستہ نہ روک سکی۔ الحمد للہ کہ ۲۴ مختلف شہروں اور دیہات میں سے 158 احباب نے شرکت کی علاوہ ازیں جماعت احمدیہ فرانکفورٹ چار قافلوں کی صورت میں یعنی ایک بس اور تین کاروں پہ اجتماعی طور پر شرکت کے لئے 15 احباب تشریف لائے۔ مکرم نور احمد صاحب بولستاد نے جماعت احمدیہ ناروے کی نمائندگی فرمائی۔ مکرم سید منصور احمد صاحب انگلینڈ سے تشریف لائے۔ اجلاس اول زیر صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر امام مسجد فضل عمر ہمبرگ اور انچارج احمدیہ مسلم مشنز مغربی جرمنی منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو محترم حفیظ الرحمن صاحب انور نے کی۔ اس کے بعد حضرت مسیح پاک کا منظوم کلام

"اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار"

خوش الحانی سے محترم محمد یٰسین صاحب اختر نے سنایا۔

بعد ازاں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے محترم وکیل التبشیر کا وہ پیغام پڑھ کر پیغام اردو زبان میں پڑھ کر سنایا جو کہ اس موقع کے لئے آپ نے مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر کو بھجوایا تھا۔ اس پیغام کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی سنایا گیا:-

**برادران کرام!**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ امر معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ جرمنی اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ جلسہ بہت مبارک کرے اور آپ اس کی برکات سے حصہ پانے والے ہوں۔ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تو اس کی وجہ یہی بیان فرمائی کہ احباب جماعت اکٹھے ہوں اور نیکی اور تقویٰ کی باتیں سنیں اور آپس میں میل ملاقات سے اپنے تعلقات بڑھائیں۔ اور محبت اور اخوت میں اضافہ کرتے جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جرمنی کے رہنے والے احباب بھی اس جلسہ کی روحانی برکات سے فائدہ اٹھائیں گے آپس میں میل ملاقات سے اپنی محبت اور اخوت میں اضافہ کریں گے۔

یہ بات آپ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ دین کے کاموں میں حصہ لینا اور تبلیغ اور اشاعت کرنا۔ دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنا محض مبلغ کا کام ہی نہیں بلکہ ہر مومن کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ کلمۂ حق دوسروں تک پہنچائے اور یہ بات آپ اچھی طرح جان لیں کہ غلبۂ اسلام تقدیر الٰہی ہے۔ خدا اپنے پیارے بندوں کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شوکتِ اسلام کے جو وعدے کئے ہیں وہ بہر حال پورے کرے گا اور آپ اب اپنی آنکھوں سے اس کے نشانات ابھرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح عیسائیت کا سورج ڈوب رہا ہے زوال پذیر ہو رہا ہے اور اسلام جو ابھی ماضی قریب میں بہت ہی خستہ حالت میں تھا اب ترقی یافتہ قوموں کی توجہ کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ پس یہ وقت ہے کہ آپ جو اس وقت دنیا کے متمدن ترین ملک میں رہتے ہیں اپنے فرض کو پہچانیں اور خدمتِ اسلام کو اپنا شعار بنائیں۔ کیونکہ فتحِ اسلام وہ تقدیر ہے جو بدلی نہیں جائے گی۔ اور اپنے عملی نمونہ سے غیر مذاہب کے لوگوں میں اسلام میں دلچسپی پیدا کریں۔ پس

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

---

بعدہٗ محترم صدر جلسہ نے جرمن زبان میں افتتاحی خطاب فرمایا اور بعد میں اردو زبان میں بھی۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات تلاوت کیں۔ جس کے بعد آپ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض بیان کی اور یہ بھی بتایا کہ جب بھی دنیا میں ضلالت و گمراہی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اپنے کسی فرستادہ کو بھیجتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی جب اسلام کا صرف نام ہی رہ گیا تھا اور مسلمان سیدھی راہ سے بھٹک چکے تھے اور قرآن کے صرف الفاظ ہی رہ گئے تھے۔ اور دنیا بزبان حال ایک مصلح کو پکار رہی تھی تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان کی بستی میں مبعوث فرمایا۔ یہ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت ہی تھی۔ آپ کی پہلی بعثت امیوں میں ہوئی تھی اور دوسری بعثت آخرین میں ہونی تھی۔ سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ کی آیت میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہی الفاظ میں آپؑ کی بعثت کی غرض بیان کی اور حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ نیک عمل اور اعلیٰ نمونے سے اسلام کی اشاعت کرنے والے ہوں۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والے بنیں۔

آپ نے تنبیہہ فرمائی کہ ہمیں صرف اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ ہم آیت قرآنی وآخرین منہم کے مصداق ہیں بلکہ ہم اس کے مصداق اسی صورت میں ہو سکتے ہیں جب ہم اپنی زندگیاں انہی کے لائحہ عمل میں ڈھال لیں اور اپنی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنے قول و فعل سے اسلام کی اشاعت و تبلیغ کریں۔ اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بعد آپ نے فرمایا کہ ہمارے یہ اجلاس غلبۂ اسلام کی کڑی ہیں۔ اور ہمارے یہ اجلاس اس پہلے جلسہ سالانہ کی کڑی ہیں جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے خود اپنے دستِ مبارک سے رکھی ہمیں اس مبارک جلسہ کی کامیابی اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے ہر وقت خاص ان دنوں میں دعائیں کرنی چاہییں اور زیادہ سے زیادہ وقت درود شریف اور تسبیح و تحمید کے ورد میں گزارنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح پاکؑ کی جلسہ سالانہ کے متعلق دعا بھی پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور اس طرح جلسہ کے آغاز کا اعلان کیا۔

## اجلاس دوم

اس اجلاس کا آغاز 16.20 بجے زیر صدارت محترم حمید علی ظفر ہوا تلاوت قرآن کریم انتخار احمد بھٹی نے کی۔ اس کے بعد "ہستی باری تعالےٰ" کے عنوان پر محترم مبارک صاحب (MUBARAK OSEI KWASI) قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہمبرگ نے انگریزی زبان میں ایک موثر و مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مکتبہ فکر کے لوگ۔ مختلف اقوام و طبقے اور مذاہب اللہ تعالےٰ کے وجود کو مختلف نظریات اور ناموں سے تسلیم کرتے ہیں منکرین باری تعالےٰ کے نظریات کو قرآن کریم اور عقلی دلائل سے رد کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی سونگھنے کی طاقت کھو بیٹھے تو خوشبو کی موجودگی کا انکار صحیح نہیں سورۃ اخلاص کی آیات سے آپ نے اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور اللہ تعالےٰ کا بے نیاز ہونا ثابت کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ دنیا کی کوئی چیز بھی ہمیشہ جاری و برقرار نہیں رکھ سکتی۔ مثلاً سب سے چھوٹی چیز ایٹم بھی عناصر کا مجموعہ ہے۔

ہستی باری تعالےٰ کے سلسلہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضہ کی کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے بعد میں آپ نے کہا کہ انسان قرآن کریم کے مطالعہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے ہی صحیح رنگ میں ہستی باری تعالےٰ کی اہمیت سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی اجلاس میں خلافت کی اہمیت کے عنوان پر مکرم منصور احمد خان صاحب امام مسجد نور فرانکفرٹ (جرمنی) نے انگریزی اور اردو میں ایک روح پرور خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا شروع سے اللہ تعالےٰ کی یہ سنت چلی آرہی ہے کہ جب نوع انسان جب گمراہ ہو جاتے ہیں تو رحیم و رحمان خدا ان کی رہنمائی کے لئے اپنا فرستادہ بھیجتا ہے جو دین الٰہی پاکر اپنے ماننے والوں کو خوشخبریاں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہے۔ کچھ عرصہ وہ اپنے ماننے والوں میں گزار کر فوت ہو جاتا ہے تو اس کی وفات پر کچھ کمزور ایمان کمر توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوے شروع کر دیتے ہیں کہ نبی سے نازل کی گئی وعدے پوری نہیں ہوئیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نبی کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کا یعنی خلافت کا نزول فرماتا ہے تو اس کے ماننے والے اس خلافت کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے ہیں۔ اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب و کامران کرتا ہے اور اس طرح نبی کی وحی اور الہامات جو اس کی زندگی میں ابھی پورے نہیں ہوئے ہوتے خلافت کے زمانہ میں پورے ہو جاتے ہیں اور اسلام ترقی کرتا ہے۔ اس طرح خلافت راشدہ کے تیس سالوں میں اسلام نے جو نمایاں ترقی کی وہ بعد کے تیرہ سو سال کے عرصہ سے زیادہ تھی۔ لیکن جب نبی کے ماننے والے خلافت حقہ سے وابستہ نہیں رہتے تو اللہ تعالےٰ ان سے خلافت سے وابستگی پر یقین بھی چھین لیتا ہے۔ محترم امام صاحب نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (یا امت محمدیہ) کو خیر الامت کا مقام عطا فرمایا لیکن جب انہوں نے بھی خلافت کے مقام کو نہ پہچانا تو تیس سال کے قلیل عرصہ کے بعد ان سے خلافت چھین لی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے تیرہ سو سال بعد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود مبعوث ہوئے تو آپ نے بھی اللہ تعالےٰ کا پیغام اپنی زندگی میں بنی نوع انسان تک پہنچایا۔ آپ کو یہ کام سونپا گیا کہ تمام بنی نوع انسان کو حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے گو آپ نے تبلیغ اسلام کا بہت زیادہ کام کیا لیکن یہ کام آپ کی زندگی میں پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا تو آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت سے یہ پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خلافت کے مقام کو پہچانیں۔ اور اس سے وابستہ رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## اجلاس سوم

یہ اجلاس ساڑھے سات بجے شام زیر صدارت مکرم و محترم منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرینکفرٹ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم ملک شریف احمد صاحب نے کی جس کے بعد مکرم رانا مبشر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعدہ محترم چوہدری ناصر احمد صاحب ناصر نے پیشگوئی بابت جان الیگزینڈر ڈوئی" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان عنہ اسلام کے پیش نظر اپنے مخالفین کو مباہلہ کی دعوتیں دیں۔ بعض نے تو خاموشی اختیار کی۔ اور بعض نے دعوت کو قبول کر لیا۔ ان میں سے ایک جان الیگزینڈر ڈوئی بھی تھا۔ یہ سکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا اپنی ذہانت پر ہمیشہ گھمنڈ کیا کرتا تھا اور عیسائیت سے ایک حلقہ کا انچارج بھی تھا۔ یہ بدقسمت اپنی شوخی میں اتنا بڑھا کہ اس نے نبی ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں کیا بلکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بدکلامی کرنے لگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ جب یہ نہ سمجھا تو آخر ستمبر ۱۹۰۲ء میں آپ نے اسے مباہلہ کے لئے تحریراً دعوت بھجوائی تو اسے حواریوں اور دوسرے لوگوں کے اصرار پر دعوت مباہلہ کو قبول کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی بدزبانی پر بھی اتر آیا۔ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں کیڑے اور بیوقوف (نعوذ باللہ من ذالک) کے الفاظ بھی استعمال کئے۔

دعوت مباہلہ قبول کرنے کے بعد فوراً اسے پہلی اخلاقی شکست کا سامنا کرنا پڑا کہ اسے بغیر باپ کی ولادت کے ہونا ثابت کر دیا گیا۔ اس کے بعد اسے فالج کا ایسا حملہ ہوا جس سے اس کی زبان بند ہو گئی۔ اس کی بیماری کے دوران اس کی بیوی اور بچوں نے اسے ملنا چھوڑ دیا۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں حواریوں نے اس کی زندگی میں ہی نئی قیادت کا چناؤ کیا۔ اس طرح وہ ہر لحاظ سے شکست کھاتا ہوا ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گیا اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کا وہ الہام "وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کو چھوڑ دے گا" لفظ بلفظ پورا ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک

جان الیگزینڈر ڈوئی کی وفات کے بعد امریکہ کی کئی اخباروں نے اس پورے واقعہ کو بڑی تفصیل سے شائع کیا۔ اور اس کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی پوری فوٹو بھی دی۔ اور آپ کے حق میں بڑے بڑے مضمون شائع کئے۔

بعدہ محترم لیئق صاحب اختر نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدا الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کے آخر میں مکرم حبیب اللہ صاحب طارق کی تقریر بعنوان "اسلام میں انسانی حقوق" تھی۔ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات سے انسانی حقوق میں برابری کا ہونا ثابت کیا۔ اشرف المخلوقات انسان کو ہر لحاظ سے برابری کے حقوق حاصل ہیں۔ شکل و صورت کے لحاظ سے کسی کو برتری حاصل نہیں۔ اسلام نے نہایت ہی خوبصورت پیرایہ میں عورتوں کو بھی برابری کے حقوق دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ بوڑھے، بیمار، بچے اور شکست خوردہ دشمن کو بھی برابری کے حقوق دیئے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر رسول ہوں۔ آپ نے ایک موقع پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ تم دشمن پر بھی اس وقت تک تلوار نہ اٹھانا جب تک وہ مقابلہ کے لئے تلوار نہ اٹھالے۔ بچے۔ بوڑھے اور شکست خوردہ دشمن پر بھی تلوار مت اٹھانا۔ یہ تھے انسانی حقوق جو آنحضرتؐ نے دشمنوں کو بھی عطا فرمائے۔ اسی طرح خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی بنی نوع انسان کو پورے پورے حقوق حاصل تھے گویا حضرت عمرؓ نے اپنی پیٹھ مبارک پر گندم کی بوری اٹھا کر غریب کے گھر تک پہنچائی۔

ایک طرف تو اسلام نے بنیادی حقوق یہاں تک دیئے کہ قبولِ اسلام کو بھی اپنی خواہش پر رکھ دیا۔ جبراً نہیں۔ اور دوسری طرف عدل و انصاف کا معیار یہ رکھ دیا کہ جب تک کسی کا جرم ثابت نہ کیا جا سکے وہ آزاد ہے۔ اور جو کسی پر بغیر کسی ثبوت کے الزام لگائے وہ مجرم ہے۔

مکرم طارق صاحب نے کہا کہ اقوام عالم نے جنیوا کانفرنس میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو پوری انسانیت کو حقوق دینے کا فیصلہ کیا حالانکہ اگر اسلامی تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو ۱۰ ذی الحجہ ۱۰ھ کو ہی انسانی حقوق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں دیئے تھے۔

اس تقریر کے ساتھ ہی اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## مسل نمبر ۲۳۴۵۸

میں فضیلت بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر قوم دیوجٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۷ تولہ -/۳۴۸۰ روپے

۳۔ ایک راس بھینس مالیتی -/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ فضیلت بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ناصر آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم وصیت ۲۱۰۴۷

گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد وصیت ۱۴۹۳۸ صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ۔

## مسل نمبر ۲۳۴۵۹

میں مراد بی بی زوجہ نورالدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ بیعت خلافت ثانیہ، ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے

۲۔ نقد -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت خوراک و لباس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ مراد بی بی زوجہ نورالدین ناصر آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم وصیت ۲۱۰۴۷

گواہ شد۔ نذیر احمد وصیت ۱۴۹۳۸ ہیڈ ماسٹر ناصر آباد اسٹیٹ۔

## مسل نمبر ۲۳۴۶۰

میں سلیمہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب قوم ارائیں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۳ ۳/۴ تولہ -/۲۰۸۵ روپے

۳۔ ایک عدد مشین سلائی -/۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ سلیمہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب ناصر آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد۔ محمد اکرم خالد ولد محمد طفیل صاحب ناصر آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم وصیت ۲۱۰۴۷۔

---

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینجر)

---

# شارٹ ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سال رواں ۱۹۷۸-۷۹ء یا گزشتہ سال ۱۹۷۷-۷۸ء کی فیس جمع کرادی ہو سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں ٹینڈر مورخہ ۲۳-۲-۷۸ کو دن کے گیارہ بجے وقت مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے نامزد نمائندوں کی موجودگی میں جو اُس وقت حاضر ہوں کھولے جائیں گے۔

شرائط :-

(۱) زرِ ضمانت چالان خزانہ یا کسی منظور شدہ بینک کی ڈیمانڈ ڈرافٹ۔ ایٹ۔ کال کی صورت میں ہی قابلِ قبول ہوگی۔ زرِ ضمانت کی عدم موجودگی میں ٹینڈر نہ تو جاری کئے جائیں گے اور نہ ہی ان پر کوئی غور ہوگا۔

(۲) کام کی تفصیلات مثلاً شرائط نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے کسی روز بھی اوقات کار کے دوران دیکھے جاسکتے ہیں۔

(۳) مشروط ٹینڈر کسی صورت میں بھی قابلِ قبول نہ ہوں گے۔

(۴) ٹینڈرز کے کاغذات فیس ادا کرنے کے بعد (جو ناقابلِ واپسی ہوگی) وصولی کی تاریخ سے قبل کسی روز بھی زیر دستخطی کے دفتر سے اوقاتِ کار کے دوران دیکھے جاسکتے ہیں۔

(۵) بصورت فرم یا کمپنی ایجنٹ حضرات مختار نامہ ٹینڈرز کے ہمراہ منسلک کریں۔

| نمبر شمار | کام کی تفصیلات | تخمینہ لاگت | زرِ ضمانت | میعاد کام |
|---|---|---|---|---|
| (۱) | تعمیر پختہ سڑک از بھیرہ تا ملکوال میل ۵/۱۱ تا ۵/۱۳ | -/۱۶۰۰۰۰۰ روپے | -/۳۲۰۰۰ روپے | ۶ ماہ |

ایگزیکٹو انجنیئر
ہائی وے ڈویژن سرگودھا

IPL - 812

---

# دعائے مغفرت

محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ صاحبہ مکرم حکیم ظفرالدین احمد صاحب نائب امیر ضلع شیخوپورہ مورخہ ۱۲/۲/۷۸ کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ مورخہ ۱۳/۲/۷۸ کو ربوہ لایا گیا جہاں محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور سات لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے چار شادی شدہ ہیں اور ایک لڑکا شادی شدہ ہے۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم مرغوب اللہ سیکرٹری مال شیخوپورہ)

---

# درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شیر محمد صاحب بھٹہ آف نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ عرصہ سے رعشہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (سلطان احمد ڈوگر کارکن اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے بھائی رانا خورشید اظہر صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (رانا خورشید اختر دارالعلوم غربی ربوہ)

۳۔ میرے چچا مکرم ملک محمد نذیر صاحب آف فیصل آباد عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احبابِ جماعت سے کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمود احمد سعید دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار مختلف عوارض میں مبتلا ہے جس سے تکلیف زیادہ ہے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید سعید خالد ولنگڈن بلڈنگ۔ شاہراہ عراق کراچی ۳)

۵۔ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کا دایاں ہاتھ کانپتا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت دے اور لمبی اور کام کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (عابد انور ۱۲/۱۳۰ لونیاں منڈی۔ صدر بازار لاہور چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مُبارک تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

مبارک کلمات میں نظم و نثر کے رنگ میں بڑے اچھوتے اور لطیف طور پر بیان فرمایا ہے۔ آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

محترم مولانا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظم و نثر کے چند اقتباس پڑھ کر سُنائے اور پھر حضورؑ کے فرمودات کا ملخص اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کے بعد نسلِ انسانی میں سب سے بلند مقام حاصل ہے تمام کمالات اور تمام فضائل آپؐ کی ذات بابرکات پر ایسے رنگ میں ختم ہیں کہ ان کی کیفیت اور کنہ کو سمجھنا کسی دوسرے کا کام نہیں ہے علمی اور عقلی لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے تو دُنیا میں تدریج کے قانون کے پیشِ نظر یہ ضروری تھا کہ انسانیت کا سب سے اعلیٰ و ارفع نمونہ دنیا میں قائم ہو چنانچہ یہی نمونہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں قائم ہوا تمام انبیاء نے اور صحائفِ آسمانی نے آپؐ کی بعثت کی بشارت دی اور آپؐ کے آنے کو خدا کا آنا قرار دیا۔ آپؐ کو کامل ترین شریعت دی گئی اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم اپنی اعلیٰ ترین شان میں آپؐ میں جلوہ گر تھے۔

آپ نے قرآن کریم کی آیت دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی اُس تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف تو قُربِ الٰہی کو اتنا حاصل کیا کہ تمام انبیاء سے آگے بڑھ گئے اور پھر جب مخلوق کی طرف آئے تو تمام مخلوق پر بھی حاوی ہو گئے اور خالق و مخلوق کے درمیان وہ واحد واسطہ بن گئے جس کے بغیر اب کوئی بشر خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

محترم مولانا صاحب کی اِس نہایت پُر اثر تقریر کے بعد مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے اپنا نعتیہ کلام پڑھ کر سُنایا

## رسول کریمؐ کی اہلی زندگی

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی سابق مبلّغ ملائیشیا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے مثالیں دے کر بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواجِ مطہرات کے ساتھ نہایت محبت و شفقت اور دلجوئی کا سلوک فرماتے ان کے جذبات کا احترام کرتے گھر کے کاموں میں ان کی مدد فرماتے اور سب کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم حضورؐ کے اِس اُسوۂ حسنہ کو اپنانے کی کوشش کریں تاکہ ہماری اہلی زندگی بھی ہر لحاظ سے کامیاب، پُرسکون اور بابرکت ہو اور ہم اپنی آئندہ نسلوں کی صحیح طریق پر تربیت کر سکیں۔

## رواداری اور مذہبی آزادی کے بارہ میں آپؐ کا اُسوۂ حسنہ

آپ کی تقریر کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب (ہیڈ آف دی فزکس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نے رواداری اور مذہبی آزادی کے بارہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے جامع اور پُر اثر خطاب میں بتایا کہ انسانیت کی تاریخ میں مذہب کے نام پر ظلم و تشدّد اور تنگ نظری کی بہت سی ہولناک مثالیں ملتی ہیں۔ خود یورپ میں لاکھوں انسانوں کو محض مذہبی عقائد کے اختلاف کی بناء پر ہلاک کر دیا گیا زندہ جلا دیا گیا یا آروں سے چیر دیا گیا یہ سب مظالم رواداری کے فقدان کا نتیجہ تھے اور ان کا سلسلہ برابر جاری رہا حتیٰ کہ رحمۃٌ للعالمین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر پہلی بار دُنیا میں صحیح معنوں میں عدل و انصاف، رواداری اور مذہبی آزادی کی بنیاد رکھی اور وحشی انسانوں کو پہلے انسان پھر با اخلاق انسان اور پھر با خدا انسان بنا دیا۔ آپؐ نے قرآن مجید کی روشنی میں بتایا کہ رواداری کی بنیاد انصاف پر مبنی ہے جو آزادئ رائے انسان خود حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اسے دوسروں کے لئے بھی تسلیم کرنی چاہیئے۔ درحقیقت رواداری نام ہے اس اعتراف کا کہ مخلوقِ خدا گمراہ تو ہو سکتی ہے لیکن وہ قابلِ نفرت نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ اسلام میں بتوں کو بھی بُرا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے اور احسن رنگ میں نرمی کے ساتھ تبلیغ کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

آپ نے بتایا کہ اسلام نے رواداری کی بنیاد اس ہدایت پر رکھی کہ لکم دینکم ولی دین اور اس سنہری اصول کی وجہ اسلام یہ بتاتا ہے کہ ہدایت کی راہ روشن کر دی گئی ہے اب ہر شخص کا اختیار ہے کہ وہ اسے تسلیم کرے یا اس سے انکار کر دے۔ آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ میں سے متعدد مثالیں دے کر ثابت کیا کہ حضورؐ نے عمر بھر مذہبی آزادی اور رواداری کی قرآنی تعلیم پر عمل کیا۔ ایمان کے لئے زبانی اقرار کو کافی قرار دیا اور میثاقِ مدینہ کے ذریعے صحیح معنوں میں مذہبی آزادی اور انصاف و رواداری کا ایک ایسا منشور پیش فرمایا جو حقیقتاً انسانی حقوق کے تحفظ کا ضامن ہے۔ یورپ کے مفکرین اور یو۔این۔او کے لیڈر آج انسانی حقوق کی حفاظت اور ان کی آزادی کے لئے جو اصول وضع کر رہے ہیں درحقیقت وہ میثاقِ مدینہ کی ہی صدائے بازگشت ہے۔

محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سابق مبلّغ سری نام (جنوبی امریکہ) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ نعتیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنایا اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی ایک نعتیہ نظم پڑھی۔

## صدارتی تقریر

آخر میں صدرِ جلسہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے اپنی مختصر صدارتی تقریر میں فرمایا کہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن جلسوں کا مقصد یہ ہے کہ حضورؐ کی سیرتِ طیّبہ کے مختلف پہلو ہماری نظروں کے سامنے آجائیں، ہم انہیں سُن کر ثواب بھی حاصل کریں اور ساتھ ہی ان کی اِتّباع کرتے ہوئے حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ آپؐ کا مطہّر وجود خدا سے بندوں کو ملانے کے لئے بھی ایک نمونہ ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں اس کی محبت ساری محبتوں پر غالب آجائے۔ اِس زمانہ میں احمدیت کے قیام کا بھی یہی مقصد ہے اِس مقصد کو پورا کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجیں۔ درود دراصل ایک جامع اور بابرکت دعا ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے جملہ نیک مقاصد بھی حاصل کر سکتے ہیں اور ایمان، الیقین اور معرفت میں بھی ترقی کر سکتے ہیں۔ سو ہمیں بکثرت درود کا وِرد کرنا چاہیئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُسوۂ حسنہ سے نوعِ انسانی کو جو بے نظیر سبق دیا ہے اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے اور پھر دین کو سیکھنے اور سکھانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

بارہ بجے دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

## ضروری اطلاع

کل مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۸ء بروز بدھ کا پرچہ مصلح موعود نمبر ہوگا اور اس کی قیمت ایک روپیہ ہو گی۔ ۲۳ فروری کو یوم مصلح موعود کی تعطیل ہوگی۔ قارئینِ کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تشخیص و علاج کے لئے
آپ کا اپنا دواخانہ
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

بارعایت قابلِ فروخت اشیاء
مووی فلم کیمرہ و پروجیکٹر ۸ ملی میٹر۔ پولارائڈ کیمرہ۔ بجلی کی استری نیشنل آٹومیٹک ٹیبل واچ سیل والی DIGITAL رسٹ واچ DIGITAL۔ ویکیوم کلینر (SIEMEN).
زکریا اسمٰعیل ۵/۱۴ دار البرکات۔ ربوہ

## گمشدہ تھیلہ

۱۲ فروری کی صبح کو ایک رکسین کا تھیلہ ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر بھول گیا جس میں کچھ سندات اور دیگر سرٹیفکیٹس تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ دو لڑکیاں جو بذریعہ ایکسپریس سے کراچی جا رہی تھیں غلطی سے اپنے سامان کے ساتھ لے گئی ہیں۔ اگر وہ بچیاں یہ اعلان پڑھیں یا یہ تھیلہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ آیا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (عبد الکریم ۴/۳ دار البرکات۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴